© rasailojaraid.com

قادیانیوں کے متعلق دستوری فیصلے کو ''ری اوپن'' کرنے کی کوششیں؟

ابوعمار زاہدالراشدی

سانحہ لاہور کے بعد میڈیا پر مختلف اطراف سے قادیانیت کے حوالہ سے ہونے والی بحث کے نئے دور نے ملک بھر کے دینی حلقوں کو چونکا دیا ہے اور میاں محمد نواز شریف کے ایک بیان نے انھیں مزید حیرت سے دوچار کیا۔ اگر یہ بحث و مباحثہ سانحہ لاہور اور قادیانی مراکز پر مسلح حملوں کے سیاق وسباق تک محدود رہتا اور ان حملوں کے اسباب وعوامل اور محرکات ونتائج کے حوالے سے گفتگو آگے بڑھتی تو شاید یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی، لیکن اصل مسئلے پر بات بہت کم ہو رہی ہے جب کہ قادیانی مسئلے اور اس کے بارے میں دستور وقانون کے فیصلوں کو از سرِ نو زیر بحث لا کر اس مسئلہ کو ''ری اوپن'' کرنے کی مہم زیادہ سنجیدہ دکھائی دے رہی ہے، جس سے یہ شکوک وشبہات ذہنوں میں سر اٹھانے لگے ہیں کہ شاید یہ سب اس لیے ہوا ہے کہ قادیانی مسئلے کو از سرِ نو زیر بحث لایا جائے اور اسے ''ری اوپن'' کر کے بحث ومباحثے کے نئے ماحول میں دستور و قانون کے فیصلوں پر نظر ثانی کی راہ ہموار کی جائے۔

اس پس منظر میں گزشتہ روز (۸ جون) لاہور میں منعقد ہونے والا تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں کا مشترکہ اجلاس بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے جس میں دینی رہنماؤں نے اس ساری صورت حال کا تفصیلی جائزہ لے کر اپنی ''لائن آف ایکشن'' طے کی۔ یہ اجلاس عالمی مجلس احرار اسلام کے دفتر میں ''متحدہ ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' کی دعوت پر امیر احرار پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری کی صدارت میں منعقد ہوا، جس کے شرکاء میں ڈاکٹر فرید پراچہ، مولانا عبدالرؤف فاروقی، صاحبزادہ سید محفوظ احمد مشہدی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد امجد خان، مولانا امیر حمزہ، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، مرزا محمد ایوب بیگ، حاجی عبداللطیف خالد چیمہ، پیر سید کفیل بخاری، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری شبیر احمد عثمانی اور جناب رفیق افغان بطور خاص قابل ذکر ہیں، جب کہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے صاحبزادہ رشید احمد مہمان خصوصی تھے راقم الحروف نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

اجلاس کے شرکاء نے اس بات کا بطور خاص نوٹس لیا کہ لاہور میں قادینی مراکز پر مسلح حملوں کی تمام دینی حلقوں نے یکساں طور پر مذمت کی ہے اور اس کے محرکات وعوامل کو ان طرف سے جلد از جلد بے نقاب کرنے کے مطالبات کیے جا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہے ہیں، لیکن میڈیا اور لابنگ کے بعض مخصوص حلقے اس آڑ میں قادیانیوں کے کفر و اسلام کو از سرِ نو زیرِ بحث لانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پاکستان کے دستور و قانون میں جو متفقہ فیصلے جمہوری عمل کے ذریعے ہو چکے ہیں، ان کو متنازعہ بنانے کی طرف ان کی توجہ زیادہ ہے، حالانکہ معروضی حقائق یہ ہیں کہ نہ صرف پاکستان، بلکہ دنیا بھر کی امت مسلمہ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے پر متفق ہے۔ ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ دستوری ترمیم کے ذریعے انھیں ملک کی غیر مسلم اقلیتوں میں شمار کیا اور عدالت عظمیٰ کا فل بنچ بھی یہی فیصلہ دے چکا ہے، مگر قادیانی گروہ ان میں سے کسی فیصلے کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اور امت مسلمہ کے متفقہ فیصلے کے ساتھ ساتھ دستور و قانون کو بھی مسترد کرتے ہوئے وہ ان کے خلاف دنیا بھر میں کمپین کر رہے ہیں، حتیٰ کہ سانحہ لاہور کے حوالے سے جو قادیانی رہنما میڈیا پر آئے، انھوں نے بھی کھلم کھلا اس مؤقف کو دہرایا کہ وہ دستوری ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو نہیں مانتے اور پوری امت مسلمہ کے علی الرغم خود کو مسلمان قرار دینے پر مصر ہیں، جو عملاً دستور پاکستان کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔

اجلاس کے شرکاء نے میاں محمد نواز شریف کے بیان کے حوالے سے سخت غم و غصے کا اظہار کیا جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ دینی حلقوں کو میاں صاحب سے اس قسم کے بیان کی توقع نہیں تھی۔ اس لیے قادیانیوں کے خلاف قومی فیصلے میں خود پاکستان مسلم لیگ شریک رہی ہے اور دستوری ترمیم کے ساتھ ساتھ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے نافذ کردہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی تشکیل و نفاذ میں خود میاں محمد نواز شریف ان کے شریک کار رہے ہیں، اس لیے میاں صاحب موصوف کو اپنے سابقہ کردار، قادیانیوں کے غلط مؤقف اور امت مسلمہ کے عقائد و جذبات سے آگاہی رکھنے کے باوجود یہ کہنا زیب نہیں دیتا کہ قادیانی محبِّ وطن ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔ انھیں اعتدال و توازن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے اور معروضی حقائق کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

قادیانیوں کو امت مسلمہ سے الگ ایک غیر مسلم اقلیت کا درجہ دینے کی تجویز مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے پیش کی تھی اور انھوں نے اس موضوع پر پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ تفصیلی خط و کتابت میں اپنے مؤقف کو دلائل کے ساتھ واضح کیا تھا۔ میاں نواز شریف کا اس تاریخی حقیقت کو نظر انداز کر دینا حیرت کا باعث بنا ہے۔ اجلاس کے شرکاء نے اس امر کا بھی جائزہ لیا کہ دینی جماعتوں کی قیادتوں کے باہمی عدم رابطے اور انتشار کے باعث متفقہ دینی امور اور فیصلوں کو متنازع بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس لیے اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی جماعتوں کی قیادتیں جلد از جلد باہم مل بیٹھیں اور موجودہ صورت حال بالخصوص قادیانی مسئلے کے سلسلے میں شروع ہونے والی نئی کمپین کے تناظر میں قوم کو متفقہ طور پر رہنمائی فراہم کریں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجلاس میں یورپی پارلیمنٹ کی ایک حالیہ قرارداد کا بھی جائزہ لیا گیا جس میں توہین رسالت پر سزا کے قانون اور قادیانیوں کے خلاف دستوری اقدامات پر تنقید کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ ان قوانین میں فوری ترمیم کرے، جب کہ یورپی پارلیمنٹ کے مذکورہ اجلاس کے موقع پر پاکستان کی طرف سے شریک ہونے والے وفاقی وزیر جناب شہباز بھٹی کا یہ وعدہ بھی اس قرارداد کے ساتھ عالمی سطح پر خبر کا حصہ بنا ہے کہ حکومت پاکستان سال رواں کے آخر تک ان قوانین میں ترمیم کر دے گی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس صورت حال پر مسلسل نظر رکھی جائے گی اور ایسی کوششوں کا ہر سطح پر مقابلہ کیا جائے گا۔

اجلاس میں مقررین نے یہ بات زور دے کر کہی کہ قادیانیوں کے خلاف تشدد کی کسی کارروائی کی تحریک ختم نبوت کی طرف سے کبھی حمایت نہیں کی گئی۔ گزشتہ ایک صدی سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی یہ تحریک دستور و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پرامن ذرائع سے جاری ہے اور آئندہ بھی اسی طرح یہ تحریک پرامن رہے گی۔ اجلاس میں غزہ کے لیے امدادی سامان لے جانے والے قافلوں پر اسرائیلی حملوں کو کھلی دہشت گردی قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی گئی۔ او آئی سی اور مسلم حکومتوں سے اس سلسلے میں مؤثر کردار کا مطالبہ کیا گیا۔ ترکی کی حکومت کو جرأتمندانہ کردار ادا کرنے پر خراج تحسین پیش کیا گیا اور فلسطینی بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں کے مشترکہ اجلاسوں کا تسلسل جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اور مندرجہ ذیل متفقہ فیصلوں کا اعلان کیا گیا:

☆ سانحہ لاہور کی آڑ میں ''قادیانی مسئلے'' کو ری اوپن کرنے کی کوشش کسی طرح قابل برداشت نہیں ہے اور دینی حلقے ان کا متفقہ طور پر مقابلہ کریں گے۔

☆ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لاہور میں قادیانی مراکز پر مسلح حملوں کی عدالتی انکوائری کرائی جائے اور سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں عدالتی کمیشن قائم کر کے ان کے حملوں کے اسباب و محرکات اور پس پردہ عناصر کو بے نقاب کیا جائے۔

☆ میاں محمد نواز شریف نے قادیانیوں کو بھائی اور محبِّ وطن قرار دے کر معروضی حقائق اور امت مسلمہ کے جذبات کی نفی کی ہے، وہ اس پر معافی مانگیں اور اپنی پوزیشن واضح کریں۔

☆ دینی جماعتوں کی قیادتیں جلد از جلد مل بیٹھ کر تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنے کردار کو مؤثر بنائیں۔

© rasailojaraid.com